خدا تعالیٰ کی صفت رزاق کے لغوی اور اصطلاحی معنی اور اس کی پُرمعارف تشریح

خدا تعالیٰ نے ایسا بہترین روحانی رزق ہمیں عطا فرمایا جو ہمیشہ کیلئے ہے

خدا تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 جون 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رزاق ہے۔ بعض اہل لغت کے حوالے سے اس صفت کے مختلف معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ الرزاق اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کیونکہ وہی تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے اور وہی ہے جو مخلوقات کو ظاہری اور باطنی رزق عطا کرتا ہے۔ لفظ رزاق صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوتا اور بولا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ لفظ رزاق مسلسل ملنے والی عطا کو کہتے ہیں خواہ وہ دنیا کی عطا ہو یا آخرت کی عطا ہو۔ رزق کبھی حصے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور کبھی خوراک کو بھی رزق کہتے ہیں اور پھر ہر اس چیز کو رزق کہتے ہیں جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔ بارش کو بھی رزق کہتے ہیں۔

حضور انور نے بعض قرآنی آیات پیش کر کے لفظ رزق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اس دنیا میں موجود ہر جاندار کو رزق مہیا کرتا ہے۔ کئی جاندار ایسے ہیں جن کے بارے میں ابھی تک انسان اندھیرے میں ہے۔ انہیں بھی خدا تعالیٰ رزق مہیا کرتا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک کو رزق مہیا کرنے والا خدا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مادی رزق کے ساتھ ساتھ باطنی رزق یعنی آخرت کا رزق بھی جو صرف انسان کو جو اشرف المخلوقات ہے مہیا کرتا ہے اور آخرت کے رزق کی بنیاد روحانیت اور نیک اعمال ہیں جن کی نیک جزا اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی اس کو ملتی ہے۔ آخرت کے رزق کے لئے سامان اس دنیا میں خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے ہیں جن کا ایک ذریعہ خدا تعالیٰ کے مامورین ہیں جو خدا تعالیٰ کی مخلوق کو روحانی رزق دیتے رہے اور آخر میں آنحضرتؐ کے ذریعے خدا تعالیٰ نے ایسا بہترین روحانی رزق ہمیں عطا فرمایا جو ہمیشہ کے لئے ہے۔ آخرت کا بہترین رزق معیار اور مقدار کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے ذریعہ ہمیں بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسانوں کو قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اس طرف توجہ دلائی کہ تمہارے لئے جو روحانی رزق اتارا گیا ہے اس کی قدر کرو کیونکہ یہ ناقدری جب حد سے بڑھتی ہے تو پھر بعض دفعہ اس دنیا میں ہی مادی رزق سے انسان کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد مکہ میں ایک دفعہ شدید قحط کی صورتحال پیدا ہونے اور پھر کفار مکہ کا آپؐ کے پاس آ کر اس مصیبت کے دور ہونے کے لئے دعا کی التجا کرنے اور پھر آنحضرت ﷺ محسن انسانیت کا ان کے لئے ان مشکل حالات کے دور ہونے کے لئے دعا کرنے اور پھر دعا کے قبول کئے جانے اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل فرمائے جانے والا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ دشمن جانتا تھا کہ آپؐ سچے ہیں اور یہ بھی جانتا تھا کہ جس روحانی رزق کے مہیا کرنے کے آپؐ دعویدار ہیں، مادی رزق بھی اسی خدا سے وابستہ ہے جس نے آپؐ کو بھیجا ہے لیکن پھر بھی مخالفت سے باز نہیں آئے اور مخالفت میں بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے سامان پیدا فرمائے اور سب زیرنگیں ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی یہ دنیا کو سوچنا چاہئے کہ آجکل بھی جو خوراک کی کمی اور مہنگائی کا شور ہے، کیا اس کی وجہ روحانی رزق کی طرف عدم توجہ تو نہیں جس کی وجہ سے یہ حالات ہیں۔ فرمایا کہ جب دنیا اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ جائے بلکہ بغاوت پر آمادہ ہو جائے تو اس طرح کے جھٹکے لگتے ہیں۔ پس اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے والوں کو دوسروں سے بڑھ کر اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں اور غور کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنین کو رزق مہیا کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی دوسری مخلوق کیلئے رزق مہیا کر سکتا ہے تو مومنوں کے لئے کیوں نہیں کر سکتا۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ پس دنیاوی ذریعوں پر اپنے رزق کا انحصار نہ سمجھیں بلکہ جو حقیقی رزاق ہے اس کی طرف ہمیشہ ایک مومن بندے کی نظر رہنی چاہئے نہ کہ انسانوں کی طرف۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب ہی پر جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ایک بار پھر وہ رزق اترا اور آپ کے آنے سے پھر وہ پانی آیا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا اور وہ نور لائے جس سے دن دوبارہ روشن ہوا اور تاریکیاں دور ہوئیں۔ پس اب یہ نور اور یہ پانی حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ اس سے فیض پانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ روحانی رزق کا جو بہترین حصہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اتارا ہے وہ عبادت اور خاص طور پر نمازیں ہیں جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ ہمارا کام ہے کہ اپنے گھروں میں بھی اس بارے میں خاص اہتمام کریں، خدا اور اس کے رسول کی حکومت قائم کرنے اور خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں نمازوں کے ساتھ جو رزق کا ذکر فرمایا ہے تو اس کی اہمیت بھی اس زمانے میں بہت زیادہ ہے۔ پس اپنے نیک انجام اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث ہونے کے لئے قیام نماز اور رزق حلال کی ضرورت ہے اور اسی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں حکم ہے بلکہ نماز پر قائم رہنے والوں یعنی خالص ہو کر عبادت کرنے والوں کو رزق حلال کی طرف توجہ رہنے کی بھی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلاتے ہوئے ہمارے ہر عمل کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نیک انجام کے حاصل کرنے والے بنائے اور اپنے بہترین رزق سے ہر آن ہمیں نوازتا رہے۔ آمین